پاکستان کی ترقیاتی اور نظریاتی بنیاد

ڈاکٹر ثمر مبارک مند°

پاکستان اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کی گئی نعمت ہے۔ ۱۹۴۷ء میں جب پاکستان قائم ہوا، برصغیر پاکستان اور ہندستان کی صورت میں تقسیم ہوا تو اس وقت برصغیر میں مسلمانوں کی حالت اجتماعی طور پر خاصی خستہ تھی، خصوصاً مسلمانوں کی معاشی حالت بہت ہی خراب تھی۔ یہی وجہ ہے کہ قیامِ پاکستان کے وقت پاکستان کے باشندوں کی فی کس سالانہ آمدنی بہت کم تھی۔ صحت کے شعبے میں بھی حالات دگرگوں تھے، اوسط عمر بھی بہت طویل نہیں تھی۔

اگر ہم اس صورتِ حال کو سامنے رکھیں تو ہمیں یہ صاف نظر آرہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں کم ازکم ان معاملات میں اپنی رحمت سے نوازا ہے اور ہماری فی کس آمدنی میں بھی ۳۰، ۴۰ گنا اضافہ ہوا ہے۔ اوسط عمر میں بھی دگنے سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ پیدا ہونے والے بچوں کی اموات کی شرح بھی کم ہوگئی ہے۔ تعلیم کے شعبے میں قیام پاکستان کے وقت جہاں چند اعلیٰ تعلیمی ادارے تھے اب ملک بھر میں ۲۰۰ کے قریب یونی ورسٹیاں بن گئی ہیں، اعلیٰ درجے کے اسپتال بن گئے ہیں۔ دفاعی پیداوار کے شعبے میں جہاں ہم تھری ناٹ تھری کی گولیاں تک غیروں سے خریدنے پر مجبور تھے، اب ماشاء اللہ ہم اپنے زور بازو سے بین براعظمی میزائل، ایٹمی ہتھیار، فائٹر ائرکرافٹ تیار کررہے ہیں۔ یہ سب اس لیے ہوا کہ پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

پاکستان کے قیام ہی نے ایک غریب مسلمان بچے کو یہ موقع دیا کہ وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرکے پاکستان کی ترقی میں شریک ہوسکے۔ متحدہ ہندستان میں یہ ممکن نہیں تھا کہ کسی غریب

° پاکستان کے میزائل پروگرام کے معمار، اسلام آباد

مسلمان بچے کو اتنی آسانی سے اعلیٰ تعلیم کا موقع مل سکے۔ پہلے صرف نوابوں کے بچے ہی سرکاری تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کر کے وہاں سے مزید تعلیم کے لیے اوکسفرڈ جایا کرتے تھے۔ یہ صرف پاکستان کا فیض ہے کہ آج غریب کا بچہ بھی اپنی صلاحیتوں کو منوا سکتا ہے۔ الحمدللہ، آج ہم خود انحصاری کی سمت سفر کر رہے ہیں۔ ہم شاید اس طرف نہ جاتے لیکن ہمارے دشمن ہمیں اس جانب دھکیل رہے ہیں۔ میرا بچپن لاہور میں گزرا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ لاہور میں بجلی امرتسر سے آتی تھی لیکن ایک بار کسی مسئلے پر پنڈت جواہر لال نہرو پاکستان سے خفا ہو گئے تو لاہور کو امرتسر سے بجلی کی فراہمی روک دی گئی۔ ہمیں یہ بھولنا نہیں چاہیے کہ ہم کیسی حالت میں تھے اور ہمارا دشمن ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتا تھا۔ ہم اس مجبوری سے نجات پانے کے لیے آج خودمختاری کی کیفیت میں پہنچے ہیں۔ آج پھر بھارت ہمیں اپنا باجگزار بنانا چاہتا ہے اور ہمیں اس کی سازشوں کو سمجھنا چاہیے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہم اس کے محتاج نہیں ہیں۔

ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے یہ وعدہ کر کے پاکستان حاصل کیا تھا کہ ہم اپنی زندگی اسلام کے اصولوں کے مطابق گزاریں گے۔ اس وعدے کو ہمیں پورا کرنا ہے اور ہمیں اس عہد کو یاد رکھنا چاہیے، تاکہ پاکستان مزید ترقی کر سکے۔ پاکستان کی نوجوان نسل کو یہ سمجھنا چاہیے کہ مسلمانوں کی جھولی میں یہ آزادی خود بخود نہیں آن گری تھی، اس کے لیے لاکھوں لوگوں نے اپنی زندگیوں کے نذرانے دیے تھے۔ یہ آزادی اسی وقت قائم رہ سکتی ہے کہ ہم اپنے اُس وعدے پر قائم رہیں، جو ہم نے قیام پاکستان کے وقت اللہ تعالیٰ سے کیا تھا اور اس کو پورا کرنے کے لیے کوشاں رہیں۔ اپنی معیشت کو مضبوط رکھیں، یہاں پر صاف ستھری زندگی گزاریں اور ایمان داری کی زندگی گزاریں، ملک میں نہ کرپشن ہو اور نہ ریاکاری۔ کسی قسم کی بدی نہ ہو۔ یہ سب کچھ اس وقت ہوگا جب ہم یہ سمجھیں کہ پاکستان ایک مسجد کا صحن ہے جہاں کوئی برائی نہیں ہو سکتی، جہاں جھوٹ نہیں بولا جا سکتا، جہاں پر گالی نہیں دی جا سکتی۔ ہمیں پاکستان کو پاک سرزمین ہی بنانا ہے اور ان شاء اللہ پاکستان دنیا کی بہترین ریاستوں میں ہوگا بشرطیکہ ہم نظریہ پاکستان کو نہ بھولیں۔ یاد رکھیں، پاکستان دوقومی نظریے کی بنا پر وجود میں آیا تھا اور ہم نے پاکستان اس لیے حاصل کیا تھا کہ یہاں پر ہم قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزاریں گے۔